السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

قرآن کریم کی محکم اور متشابہ آیات کون سی ہیں؟ قرآن کریم کی تمام آیات کو محکم ہی کیوں نہ بنا دیا گیا تاکہ لوگ حق کے سوا اور کوئی تاویل کر ہی نہیں سکتے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ قرآن کریم کی تعریف میں اللہ تعالیٰ نے تین اوصاف ذکر فرمائے ہیں :

1۔ قرآن سارے کا سارا محکم ہے' چنانچہ فرمایا :

تِلكَ ءايـٰتُ الكِتـٰبِ الحَكيمِ ﴿١﴾ ... سورة يونس

''یہ اس کتاب کی آیات ہیں جو حکمت ودانش سے لبریز ہے۔''

اور فرمایا :

كِتـٰبٌ أُحكِمَت ءايـٰتُهُ ﴿١﴾ ... سورة هود

''یہ وہ کتاب ہے۔جس کی آیتیں مستحکم ہیں۔''

2۔ دوسری صفت یہ ہے کہ قرآن کریم متشابہ ہے جیسا کہ ارشاد ہے :

اللَّهُ نَزَّلَ أَحسَنَ الحَديثِ كِتـٰبًا مُتَشـٰبِهًا ﴿٢٣﴾ ... سورة الزمر

''اللہ نے نہایت اچھی باتیں نازل فرمائی ہیں (یعنی) کتاب (جس کی آیتیں باہم) ملتی جلتی ہیں۔''

یہ حکم عام ہے۔ جو سب قرآن کو شامل ہے۔ اور اس کے معنی یہ ہیں کہ قرآن محکم ہے۔اپنے اخبار احکام اور الفاظ کے اعتبار سے نہایت مستحکم ہے۔ اور یہاں متشابہ کے معنی یہ ہیں۔ کہ کمال عمدگی تصدیق اور ہم آہنگی کے اعتبار سے قرآن کے بعض مقام بعض دیگر سے مشابہت رکھتے ہیں۔ قرآن کریم کے احکام واخبار میں قطعاً کوئی تناقض نہیں ہے۔ بلکہ سارے کا سارا قرآن ایک دوسرے مقام کی تصدیق بھی کرتا ہے۔ اور اس کی سچائی کی شہادت بھی دیتا ہے۔ جہاں انسان کو بظاہر کوئی تعارض محسوس ہو وہاں تدبر اور غوروفکر سے کام لینا چاہیے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے :

أَفَلا يَتَدَبَّرونَ القُرءانَ وَلَو كانَ مِن عِندِ غَيرِ اللَّهِ لَوَجَدوا فيهِ اختِلـٰفًا كَثيرًا ﴿٨٢﴾ ... سورة النساء

''بھلا یہ قرآن میں غور کیوں نہیں کرتے اگر یہ اللہ کے سوا کسی اور کا (کلام) ہوتا تو اس میں (بہت سا) اختلاف پاتے۔''

3۔ قرآن کا تیسرا وصف یہ بیان ہوا کہ اس کی بعض آیات محکم اور بعض متشابہ ہیں۔چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے :

هُوَ الَّذى أَنزَلَ عَلَيكَ الكِتـٰبَ مِنهُ ءايـٰتٌ مُحكَمـٰتٌ هُنَّ أُمُّ الكِتـٰبِ وَأُخَرُ مُتَشـٰبِهـٰتٌ ﴿٧﴾ ... سورة آل عمران

''وہی تو ہے جس نے تم پر کتاب نازل کی جس کی بعض آیتیں محکم ہیں۔ (اور) وہی اصل کتاب ہیں اور بعض متشابہ ہیں۔''

یہاں محکم سے مراد وہ آیات ہیں جن کے معنی واضح اور ظاہر ہیں کیونکہ اس کے مقابل یہاں الفاظ یہ ہیں۔ وَأُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ اور ایک لفظ کی تفسیر اس کے بالمقابل استعمال ہونے والے لفظ ہی سے معلوم ہو سکتی ہے۔ یہ تفسیر کا ایک اہم قاعدہ ہے۔ جو مفسر کے سامنے رہنا چاہیے۔ مثلا ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ انفِرُوا ثُبَاتٍ أَوِ انفِرُوا جَمِيعًا اس میں لفظ ''ثبات'' کے سمجھنے میں انسان کو مشکل محسوس ہوتی ہے۔ لیکن جب ہم اس کے بالمقابل استعمال ہونے والے الفاظ أَوِ انفِرُوا جَمِيعًا کو دیکھتے ہیں۔ تو یہ مشکل دور ہو جاتی ہے۔ اور بات سمجھ میں آجاتی ہے۔ کہ ثبات کے معنی متفرق اور الگ الگ کے ہیں اسی اصول کے مطابق جب ہم اس آیت کریمہ :

وَأُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ ... سورة آل عمران

''جس کی بعض آیتیں محکم ہیں۔ (اور) وہی اصل کتاب ہیں اور بعض متشابہ ہیں۔''

پر غور کرتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ محکم سے مراد وہ آیات ہیں جن کے معنی بالکل واضح اور غیر مشتبہ ہیں کہ انہیں عام و خاص سبھی لوگ جانتے ہیں۔ جیسے (وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ) جیسی آیات جن کے معنی بالکل ظاہر ہیں۔

اسی طرح قرآن کریم کی بعض آیات متشابہات ہیں جن سے مراد ایسی آیات ہیں۔ جن کے معنی بہت سے لوگوں کے لئے مخفی ہیں۔ کہ ان کے معنی اللہ تعالیٰ اور راسخ فی العلم علماء ہی جانتے ہیں جیسا کہ فرمایا:

مُتَشَٰبِهَٰتٌ فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَأْوِيلِهِ وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللَّهُ وَالرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ ٧ ... سورة آل عمران

''اور بعض متشابہ ہیں تو جن لوگوں کے دلوں میں کجی ہے۔ وہ متشابہات کا اتباع کرتے ہیں تاکہ فتنہ برپا کریں اور مراد اصلی کا پتہ لگائیں حالانکہ مراد اصلی اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا اور جو لوگ علم میں دستگاہ کامل رکھتے ہیں۔''

یہاں قراءت کے بارے میں آئمہ سلف کے دو قول ہیں۔ ایک قول تو یہ ہے کہ الا اللہ پر وقف کیا جائے۔ اور دوسرا قول یہ ہے کہ یہاں وقف نہ کیا جائے۔ بلکہ وصل کے ساتھ یعنی اسے آگے ملا کر پڑھا جائے۔ بہر حال یہاں دونوں طرح پڑھنا جائز ہے۔

سائل نے جو یہ پوچھا ہے کہ اس میں کیا حکمت ہے۔ کہ سارے قرآن کو محکم کیوں نہ بنایا گیا اور اس کی بعض آیات کو متشابہ کیوں بنایا گیا ہے؟ اس کا جواب دو طرح سے ہے ایک یہ کہ معنی عام کے اعتبار سے قرآن سارے کا سارا محکم ہے۔ جیسا کہ ہم نے جواب کے آغاز میں ذکر کیا حتیٰ کہ اس آیت کریمہ کے حوالے سے بھی قرآن محکم ہے اور وہ اس طرح کے جب ہم متشابہ کا محکم کے ساتھ ملا کر جائزہ لیں گے۔ تو اس کے معنی بھی واضح اور ظاہر ہو جائیں گے اور اس طرح سارا قرآن ہی محکم ہوگا۔

دوسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ نے کچھ آیات کو متشابہ قرار دیا ہے۔ جن کے سمجھنے کے لئے تدبر غور و فکر اور انہیں محکم کی طرف لوٹانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں ایک خاص حکمت کے پیش نظر متشابہ بنایا ہے اور وہ حکمت ہے ابتلاء امتحان اور آزمائش کہ بعض لوگ ان آیات متشابہات کو فتنہ کا ذریعہ بنا لیتے ہیں۔ اور ان کے حوالے سے قرآن پر طعن و تشکیک کا الزام ٹھراتے ہیں۔ حالانکہ جس طرح اللہ تعالیٰ کے بیان فرمائے ہوئے احکام شریعت یا اس کی آیات شریعت۔۔۔ مثلا۔۔۔ قرآن۔۔۔ میں سے کچھ متشابہ ہیں اس طرح اس کو کونی وقدری آیات میں سے بھی بعض متشابہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے امتحان کے لئے بعض اشیاء کا حکم دیتا ہے تاکہ وہ آزمائے کہ بندے اس کے حکم پر عمل کرتے ہیں یا نہیں جیسا کہ اس نے اہل سبت پر ہفتہ کے دن مچھلی کے شکار پر پابندی عائد کر کے ان کی آزمائش کی تھی اور اس میں بھی ان کی آزمائش تھی۔ کہ ہفتے کے دن سطح آب پر بڑی کثرت سے مچھلیاں نمودار ہوتی تھیں۔ اور ہفتہ کے علاوہ باقی دنوں میں نمودار نہیں ہوتی تھی۔ لیکن وہ لوگ اس آزمائش میں صبر نہ کر سکے۔ اور شکار کے لئے انھوں نے معروف و مشہور حیلہ اختیار کر لیا۔ کہ جمعہ کے دن جال لگا لیا۔ تاکہ اس میں مچھلیاں پھنس جائیں اور اتوار کو ان کا شکار کر لیں لیکن اس حیلہ سازی پر اللہ تعالیٰ نے انہیں سزا دی اسی طرح اللہ تعالیٰ نے حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین کی بھی آزمائش کی چنانچہ ملاحظہ فرمایئے آیت کریمہ:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَيَبْلُوَنَّكُمُ اللَّهُ بِشَيْءٍ مِّنَ الصَّيْدِ تَنَالُهُ أَيْدِيكُمْ وَرِمَاحُكُمْ لِيَعْلَمَ اللَّهُ مَن يَخَافُهُ بِالْغَيْبِ ٩٤ ... سورة المائدة

مومنو! کسی قدر شکار سے جن کو تم ہاتھوں ار نیزوں سے پکڑ سکو اللہ تمہاری آزمائش کرے گا۔ (یعنی حالت احرام میں شکار کی ممانعت سے) تاکہ معلوم کرے کہ اس سے غائبانہ کون ڈرتا ہے۔''

اللہ تعالیٰ نے حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین کی آزمائش کی حالت احرام میں شکار سہولت کے ساتھ ان کی دسترس میں تھا لیکن صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین نے صبر کیا۔ اور اللہ تعالیٰ کے اس حرام قرار دیئے شکار کو ہاتھ بھی نہ لگایا اس طرح آیات قرآنیہ میں بھی بعض متشابہ اشیاء ہوتی ہیں۔ جن میں بظاہر تعارض اور ایک دوسرے مقام کی تکذیب ہوتی ہے۔ لیکن راسخ فی العلم لوگ جانتے ہیں۔ کہ ان آیات میں تطبیق کی کیا صورت ہے۔ لیکن اہل فتنہ و شر ان آیات کی وجہ سے یہ کہنے لگتے ہیں کہ قرآن مجید میں تعارض او تناقض ہے:۔

فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَأْوِيلِهِ وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللَّهُ ٧ ... سورة آل عمران

'' تو جن لوگوں کے دلوں میں کجی ہے۔ وہ اس میں سے ان آیتوں کی پیروی کرتے ہیں۔ جو باہم مختلف معنوں کی متحمل ہوتی ہیں۔ وہ لوگ فتنہ کے متلاشی ہوتے ہیں اور ان آیات کی حقیقت معلوم کرنا چاہتے ہیں۔ حالانکہ ان کی حقیقت تو اللہ کے سوا کسی کو معلوم نہیں''

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ بن باز رحمہ اللہ

جلددوم